سورة المائدة

آیات ۴۲ - ۴۷

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ
اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ
وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ
اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا
النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا
اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ
اخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ
الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ
الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ

وَ مَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ قَفَّیۡنَا عَلٰۤی
اٰثَارِہِمۡ بِعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ ۪ وَ
اٰتَیۡنٰہُ الۡاِنۡجِیۡلَ فِیۡہِ ہُدًی وَّ نُوۡرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ مِنَ
التَّوۡرٰىۃِ وَ ہُدًی وَّ مَوۡعِظَۃً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ؕ﴿۴۶﴾ وَ لۡیَحۡکُمۡ اَہۡلُ الۡاِنۡجِیۡلِ بِمَاۤ
اَنۡزَلَ اللّٰہُ فِیۡہِ ؕ وَ مَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۷﴾

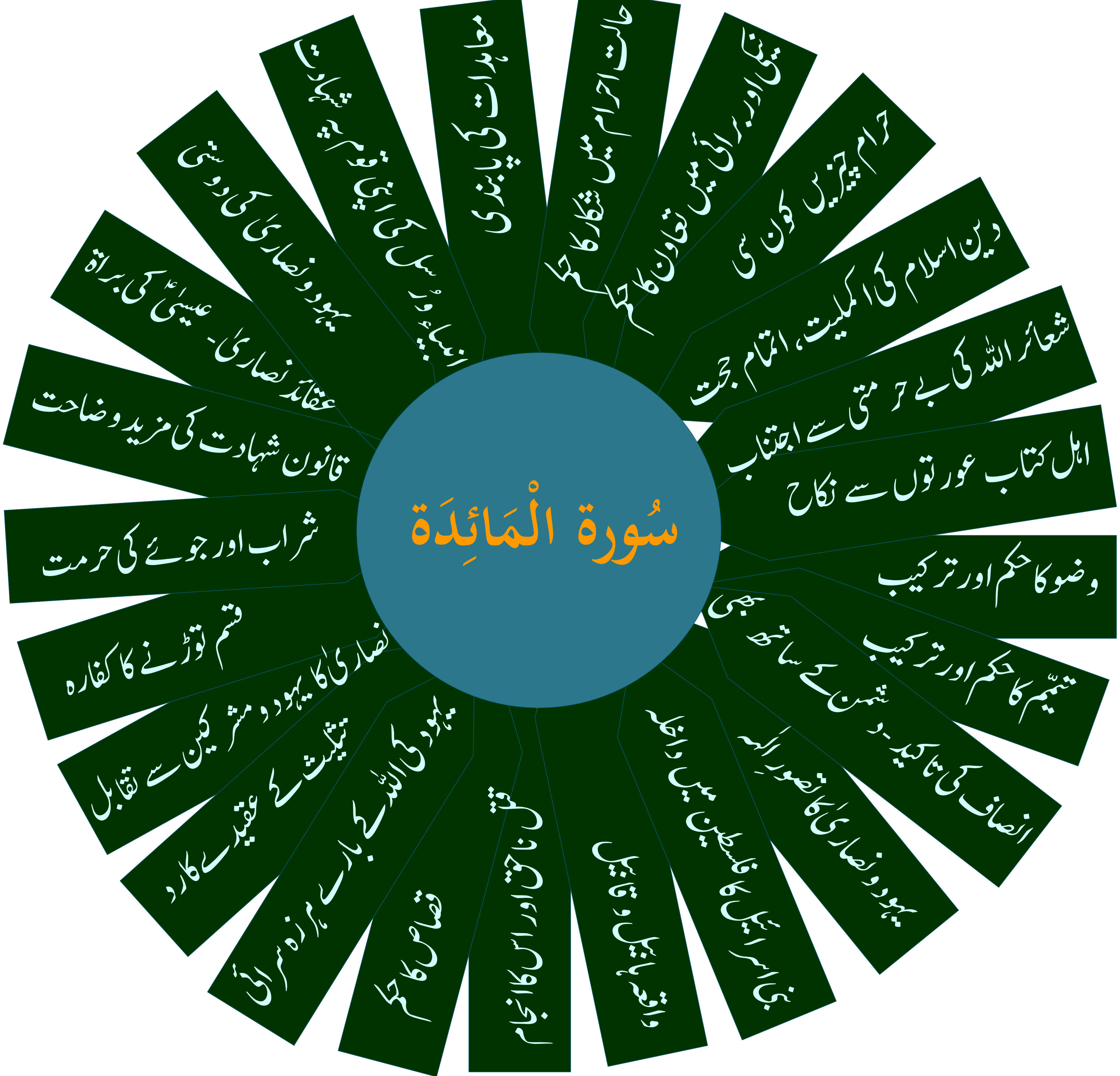
سُورَۃ الْمَائِدَۃ
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتلِ ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم پر شہادت
معاہدات کی پابندی

آیات ۸۶-۹۱

- اس سورہ مبارکہ کا قلب
- مضمون کے اعتبار سے ۔ اگرچہ محلاً بھی یہ سورۃ کے وسط میں ہیں
- خطاب ۔ مسلمانوں سے اور نبی اکرم ﷺ سے
- اسلام کے خلاف بننے والے گٹھ جوڑ کے متعلق رہنمائی
- بنی اسرائیل کا تذکرہ اور مسیح علیہ السلام اور متبعین کا بھی ۔ (حوالے کے طور پر)
- اللہ نے جو کتابیں اور شریعت (کا نظام) ان پر نازل کیا، اس کا مقصد کیا تھا اور ان کے ساتھ ان کا طرزِ عمل کیا رہا؟

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ - بہت ٹوہ لگانے والے جھوٹ (پھیلانے) کے لیے

اَكّٰلُوْنَ - (بڑے) کھانے والے

أَكَّال بسیار خور، پیٹو

لِلسُّحْتِ - حرام کی کمائی کے لیے

سُحْت ممنوع، ناجائز، نامشروع، استیصال

کسبِ حرام (جس کی کئی شکلیں)، لفظ کا غالب استعمال رشوت کے لیے

فَاِنْ جَآءُوْكَ - پھر اگر وہ آئیں آپ کے پاس

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ - تو آپ فیصلہ کریں ان کے درمیان

اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ - یا اعراض کریں ان سے

وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ - اور اگر آپ اعراض کریں ان سے

فَلَنۡ يَّضُرُّوۡكَ شَيۡـًٔا ؕ وَاِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿۴۲﴾

فَلَنۡ يَّضُرُّوۡكَ - تو وہ ہر گز نقصان نہیں پہنچا سکتے آپ کو (ض ر ر)

شَيۡـًٔا - کچھ بھی

وَاِنۡ حَكَمۡتَ - اور اگر آپ فیصلہ کریں

فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ - تو آپ فیصلہ کریں ان کے درمیان

بِالۡقِسۡطِ - انصاف کے ساتھ

اِنَّ اللّٰهَ - بے شک اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ - پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ
عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾

یہ جھوٹ سننے والے اور حرام کے مال کھانے والے ہیں، لہٰذا اگر یہ تمہارے پاس (اپنے مقدمات لے کر) آئیں تو تمہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہو ان کا فیصلہ کرو ورنہ انکار کردو انکار کردو تو یہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے، اور فیصلہ کرو تو پھر ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

(They are fond of) listening to falsehood, of devouring anything forbidden. If they do come to thee, either judge between them, or decline to interfere. If thou decline, they cannot hurt thee in the least. If thou judge, judge in equity between them. For Allah loves those who judge in equity.

سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ ؕ فَاِنۡ جَآءُوۡكَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ

- اس گروہ کے بارے بتایا جاچکا ہے کہ وہ جھوٹ کے رسیا اور پرلے درجے کے حرام خور ہیں۔ وہ آپؐ کا فیصلہ لینے میں ہر گز سنجیدہ نہیں ہیں اس لیے آپؐ کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ آپ چاہیں تو ان کا مقدمہ سنیں اور فیصلہ کردیں اور چاہیں تو نہ سنیں
- روئے سخن آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کی طرف - یہ اہل کتاب جو کبھی حامل دعوت امت رہ چکے ہیں، اپنے زوال کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ تم پر جو قیامت تک اس عظیم منصب کی ذمہ داریاں ڈالی جارہی ہیں تمہیں اس امت کے خدوخال کو اچھی طرح پہچان کر اپنے بارے میں ہمیشہ محتاط رہنا ہوگا
- ان کے اندر منصبی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے نااہلی میں بہت ساری خرابیوں کے ساتھ ساتھ دو بنیادی برائیاں پائی جاتی ہیں

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ

1. انسان کے انفرادی کردار کی سب سے بڑی بنیاد، سچائی ہے۔ اور جھوٹ، اس بنیاد کو اکھاڑ دینے والی چیز ہے۔(حدیثِ مبارکہ - کیا مسلمان یہ اور یہ ... ہو سکتا ہے.....)

یہ اہل کتاب جب دینی اعتبار سے اپنے زوال کی انتہا کو پہنچے تو جھوٹ ان کا اوڑھنا بچھونا بن گیا تھا. جس نے ان کی انفرادی اخلاقی زندگی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے

2. انسان کی اجتماعی زندگی کی استواری اور ہمواری کے لیے جو چیز انتہائی ناگزیر ہے وہ ہر سطح پر اور ہر لحاظ سے کسب حلال ہے۔اس میں سب سے اہم چیز رشوت سے بچنا

- جب کسی قوم کو زوال آنا شروع ہوتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ رزق حلال سے محروم ہوتی جاتی ہے، حرام کے سارے دروازے اس پر کھلتے جاتے ہیں اور آخری وہ چیز جو اس کی اجتماعی زندگی کو مکمل طور پر تباہ کر دیتی ہے، وہ اس کے اجتماعی اداروں میں ہر سطح پر رشوت کا داخل ہو جانا ہے۔ (اجتماعی اخلاق سے محرومی)

سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ ؕ فَاِنۡ جَآءُوۡكَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ

ان دو اجزاء کا امت کی تشکیل اور ہیئت سے کیا تعلق ہے؟

- ان دو اجزاء کا تعلق ملت میں مطلوب عدلِ اجتماعی سے ہے
- سورت کے شروع میں - یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ - مسلمانوں کی منصبی ذمہ داری کا تقاضا کہ وہ یہ دو کام کریں، ۱- ایک یہ کہ حق کی بے لاگ شہادت دینے والے بنیں، ۲- قانون عدل و قسط کے مطابق بے لاگ فیصلہ کرنے والے ان کے اندر موجود ہونے چاہئیں
- یہ دونوں چیزیں، نظام حق و انصاف اور قیام عدل و قسط کی ریڑھ کی ہڈی ہیں
- جھوٹ اور رشوت، ان دونوں کے لیے سم قاتل ہیں اور اس پورے نظام کو تباہ کر دینے والی ہیں

کبھی ان نوجوانوں نے رخ ہستی سنوارا تھا مگر آج ان کی اپنی شکل پہچانی نہیں جاتی

وَكَيۡفَ يُحَكِّمُوۡنَكَ وَعِنۡدَهُمُ التَّوۡرٰىةُ فِيۡهَا حُكۡمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ‌ ؕ وَمَاۤ اُولٰۤـئِكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۳﴾

وَكَيۡفَ - اور کیسے

يُحَكِّمُوۡنَكَ - وہ حکم مانیں گے آپ کو

وَعِنۡدَهُمُ التَّوۡرٰىةُ - اس حال میں کہ ان کے پاس تورات ہے

فِيۡهَا حُكۡمُ اللّٰهِ - اس میں اللہ کا حکم ہے

ثُمَّ يَتَوَلَّوۡنَ - پھر وہ منہ پھیرتے ہیں

مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ - اس کے (نزول) کے بعد سے

وَمَاۤ اُولٰۤـئِكَ - اور نہیں ہیں وہ لوگ

بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ - ایمان لانے والے

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ
يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۠﴿۴۳﴾

اور یہ تمہیں کیسے حکم بناتے ہیں جبکہ ان کے پاس توراۃ موجود ہے جس میں اللہ کا حکم لکھا ہوا ہے اور پھر یہ اس سے منہ موڑ رہے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے

But why do they come to thee for decision, when they have (their own) law before them?- therein is the (plain) command of Allah; yet even after that, they would turn away. For they are not (really) People of Faith.

محمد اقبال

وَكَيۡفَ يُحَكِّمُوۡنَكَ وَعِنۡدَهُمُ التَّوۡرٰىةُ فِيۡهَا حُكۡمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ‌ ؕ وَمَاۤ اُولٰۤـئِكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۳﴾

شریعت سے فرار کے لیے یہود کی دہری شرارت

- اللہ تعالیٰ نے یہود کی بدنیتی کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے کہ اگر ان کی نیت درست ہو تو تورات سے راہنمائی حاصل کر لیں
- وہ آپ کو حکم بنا کر آپ کے فیصلے سے مکر جاتے ہیں۔ (اس بات پہ تعجب کا اظہار)
- حالانکہ انھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ کا فیصلہ قانون خداوندی کے عین مطابق ہے (جہاں تک تعزیرات کا تعلق ہے، قرآن اور تورات کے قانون تعزیرات میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے)
- کتاب کو اللہ کی طرف سے سمجھنا، اس پر ایمان لانے کا دعویٰ بھی رکھنا، رسول پہ ایمان لانا، مگر اس کے باوجود کتاب کے فیصلے کو نہ ماننا اور رسوم و رواج، اپنی خواہشات کو مقدم رکھنا اور اس کو عدالتوں اور ایوان ہائے حکومت سے دور رکھنا۔

کہیں اس کا اطلاق ہم پر تو نہیں ؟

إِنَّآ أَنزَلۡنَا ٱلتَّوۡرَىٰةَ فِيهَا هُدٗى وَنُورٞۚ يَحۡكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسۡلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ

إِنَّآ أَنزَلۡنَا ٱلتَّوۡرَىٰةَ - بیشک ہم نے نازل کیا تورات کو

فِيهَا هُدٗى وَنُورٞ - اس میں ہدایت ہے اور نور ہے

يَحۡكُمُ بِهَا - فیصلہ کیا کرتے تھے اس سے

ٱلنَّبِيُّونَ - انبیاء کرام

ٱلَّذِينَ أَسۡلَمُواْ - جنھوں نے تابعداری کی (جو مسلم تھے)

لِلَّذِينَ - ان کے لیے جو

هَادُواْ - یہودی ہوئے

وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ - اور اللہ والے لوگ (بھی)

ٱلرَّبَّٰنِيُّونَ - زاہد، خداپرست، درویش، اللہ والے، مربی، مرشد

وَالۡاَحۡبَارُ بِمَا اسۡتُحۡفِظُوۡا مِنۡ کِتٰبِ اللّٰهِ وَکَانُوۡا عَلَيۡهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَاخۡشَوۡنِ

وَالۡاَحۡبَارُ - اور علماء (بھی)

بِمَا اسۡتُحۡفِظُوۡا - اس وجہ سے کہ وہ محافظ بنائے گئے

مِنۡ کِتٰبِ اللّٰهِ - اللہ کی کتاب میں سے

وَکَانُوۡا - اور وہ تھے

عَلَيۡهِ شُهَدَآءَ - اس پر گواہ

فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ - پس تم لوگ مت ڈرو لوگوں سے

وَاخۡشَوۡنِ - اور (یعنی بلکہ) مجھ سے ڈرو

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴

وَلَا تَشْتَرُوْا - اور نہ خریدو

بِاٰيٰتِيْ - میری آیات کے عوض

ثَمَنًا قَلِيْلًا - تھوڑی سی قیمت

وَمَنْ - اور جو بھی

لَّمْ يَحْكُمْ - فیصلہ نہیں کرتے

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ - اس سے جو نازل کیا اللہ نے

فَاُولٰۗىِٕكَ - تو وہ لوگ

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ - ہی کافر ہیں

إِنَّآ أَنزَلۡنَا ٱلتَّوۡرَىٰةَ فِيهَا هُدٗى وَنُورٞۚ يَحۡكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسۡلَمُواْ
لِلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلۡأَحۡبَارُ بِمَا ٱسۡتُحۡفِظُواْ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُواْ
عَلَيۡهِ شُهَدَآءَۚ فَلَا تَخۡشَوُاْ ٱلنَّاسَ وَٱخۡشَوۡنِ وَلَا تَشۡتَرُواْ بِـَٔايَٰتِي ثَمَنٗا
قَلِيلٗاۚ وَمَن لَّمۡ يَحۡكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡكَٰفِرُونَ ﴿٤٤﴾

ہم نے توراۃ نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی سارے نبی، جو مسلم تھے، اُسی کے مطابق اِن یہودی بن جانے والوں کے معاملات کا فیصلہ کرتے تھے، اور اِسی طرح ربانی اور احبار بھی (اسی پر فیصلہ کا مدار رکھتے تھے) کیونکہ انہیں کتاب اللہ کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے پس (اے گروہ یہود!) تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو ذرا ذرا سے معاوضے لے کر بیچنا چھوڑ دو جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں

محمد اقبال

إِنَّآ أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا
لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا
عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾

It was We who revealed the law (to Moses): therein was guidance and light. By its standard have been judged the Jews, by the prophets who bowed (as in Islam) to Allah's will, by the rabbis and the doctors of law: for to them was entrusted the protection of Allah's book, and they were witnesses thereto: therefore fear not men, but fear me, and sell not my signs for a miserable price. If any do fail to judge by (the light of) what Allah hath revealed, they are (no better than) Unbelievers.

محمد اقبال

سورۃ المائدہ۔ رکوع ۷

- اس رکوع میں ۷ آیات
- اس میں بہت سخت تہدید، تنبیہ اور دھمکی - ان لوگوں کے لیے جو کسی آسمانی شریعت پر ایمان کے دعوے دار ہوں اور پھر اس کے بجائے کسی اور قانون کے مطابق اپنی زندگی گزار رہے ہوں
- تین آیات پر مشتمل نہایت جامع احکامات کا حامل مقام
- قانون شریعت کی تنفیذ، اس کی اہمیت اور اس سے پہلو تہی پر وعید کے ضمن میں یہ رکوع نہایت تاکیدی اور جامع ہے
- یہ مقام اس موضوع پر قرآن حکیم کا ذروۂ سنام (climax) ہے

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِيۡهَا هُدًى وَّنُوۡرٌ‌ ۚ يَحۡكُمُ بِهَا النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ اَسۡلَمُوۡا لِلَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالرَّبّٰنِيُّوۡنَ

یہود کو تنبیہ

- نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کو ماننے سے انکار پر __انہیں تنبیہ اور ترغیب ، کہ وہ اپنے اسلاف، انبیاء، احبار اور علمائے ربانی کا مسلک اختیار کریں
- وہ سب اپنے زمانے میں لوگوں کو تورات ہی پر عمل کرنے کی نصیحت کرتے اور ان کے مابین اسی کے احکام کے مطابق فیصلے کرتے تھے
- خود عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کوئی نئ شریعت نہیں دی گئ، بلکہ ان کی بعثت کا مقصد تورات ہی کی شریعت کو زندہ کرنا تھا۔
- اس میں دین حق کی طرف رہنمائی کا سامان بھی تھا اور انفرادی و اجتماعی زندگی کو منضبط کرنے اور اس کو حق و عدل پر استوار کرنے کے لئے روشن شریعت بھی
- اس میں فکری رہنمائی بھی اور قانونی رہنمائی بھی

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِيۡهَا هُدًى وَّنُوۡرٌ‌ ۚ يَحۡكُمُ بِهَا النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ اَسۡلَمُوۡا لِلَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالرَّبّٰنِيُّوۡنَ

توراۃ میں یہ سب باتیں ہونے کے باوجود۔ یہود اس سے کیوں فائدہ نہ اٹھا سکے

1. انھوں نے اس بات کو سمجھنے سے انکار کر دیا یا سمجھ کر ماننے سے انکار کر دیا کہ تورات کی اصل حیثیت ان کی زندگی میں کیا ہے؟

(اصل حیثیت یہ ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام حقائق میں، تہذیبی اور تمدنی ضرورتوں میں، آئینی اور قانونی مسائل میں، علمی اور عملی گتھیوں میں، غرضیکہ زندگی کے ہر مرحلے میں، وہ ایک حاکمانہ حیثیت کی مالک ہے)

2. جو نبی اس کتاب کے مبلغ رہے یا جن پر اللہ کی کتابیں نازل ہوتی رہیں، ان کی حیثیت یہ نہ تھی کہ وہ خود مستقل بالذات مرجعِ ہدایت ہوتے بلکہ وہ نبی ہوتے ہوئے بھی اسی کتاب تورات کی پیروی کرتے، اسی کی فرمانبرداری بجالاتے تھے

...لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ

3. وہ اللہ کی کی کتاب کے محافظ بنائے گئے تھے اور اس پر گواہ ٹھہرائے گئے انہوں نے اللہ کی کتاب کی محافظت کا حق ادا نہیں کیا !

اللہ کی کتاب کی حفاظت (Preservation) - جس طرح وہ گھروں میں پڑھی جائے، اسی طرح تعلیمی اداروں میں سکھائی جائے، اس کا دیا ہوا قانون عدالتوں میں عدل وانصاف لینے کا ذریعہ بنے، ایوان ہائے حکومت میں اسی کی آئینی حیثیت ہو اور پورے معاشرے پر اس کی ایسی گرفت ہو کہ زندگی میں راہنمائی کے لیے صرف اسی کی طرف نگاہ اٹھے، اسی کا علم عزت اور ترقی کا زینہ ہو۔ اسی میں مہارت علمی وجاہت کی آئینہ دار سمجھی جائے

یہ کتاب منبر و محراب سے بولتی ہوئی سنائی دے، تمام اجتماعی ادارے اسی کے مطابق وجود میں آئیں- نظام مالیات، نظام تعلیم، نظام عدالت، ہمارے تہذیب و تمدن کے مظاہر، حتیٰ کہ ہمارے ایوان ہائے حکومت اسی کے آئینہ دار ہوں، علمی مذاکرات، ورکشاپس اور سیمینار اسکی سچائی اور عملی گرفت کی منہ بولتی تصویر ہوں

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

- لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے، جب تک کہ ان دو باتوں کی پابندی نہ کی جائے

"تم لوگوں سے مت ڈریو اور صرف مجھ ہی سے ڈریو اور میرے احکام کو دنیا کی متاعِ حقیر کے عوض مت بیچیو"

- ان کو دو ایسی رکاوٹوں سے اور موانع سے آگاہ کر دیا گیا جو زندگی کی کٹھن صداقتیں ہیں
- تاریخ اس بات پہ شاہد ہے کہ اچھے اچھے لوگ اور قابل ذکر قومیں زندگی کے سفر میں اس لیے ناکام ہو گئیں کہ کبھی انھیں خوف سے واسطہ پڑا تو اس میں استقامت نہ دکھا سکیں اور کبھی انھیں اس دنیائے فانی اور اس کی نعمتوں کا لالچ دیا گیا یا اس کے عہدہ و منصب سے آزمایا گیا تو وہ اس آزمائش میں پوری نہ اتر سکیں
- بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ تمہیں بار بار ان حوادث سے واسطہ پڑے گا۔ دیکھنا دنیا کی کامیابی اور دنیا طلبی کا جوش تمہیں دین سے غافل نہ کر دے اور مصائب کا ہجوم تمہیں اپنے اللہ اور آخرت سے مایوس نہ کر دے تمہیں ہر حال میں احکامِ الٰہی کی پابندی کرنی ہے

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

- یہود پر ایک ایک بات واضح کر دینے کے بعد ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ تمہاری زندگی کا اصل مقصد اور تمہاری اجتماعی توانائیوں کا اصل ہدف اللہ کی شریعت کا نفاذ اور پوری زندگی میں اس کے دین کی بالادستی ہے
- اگر تم پھر بھی اللہ کی کتاب کے نفاذ کا حق ادا کرنے سے پہلو تہی کر رہے ہو بلکہ خیانت تک کا ارتکاب کرنے سے باز نہیں آتے ہو تو پھر سن لو کہ جو بھی اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور اس کو حاکمانہ حیثیت دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے، اللہ کی نگاہ میں یہی لوگ تو کافر ہیں۔
- کفر کا معنی ہے "اللہ اور اس کی شریعت کو ماننے سے انکار کر دینا" یہ لوگ اگرچہ اس کو ماننے سے منکر نہیں تھے، لیکن ان کا عملی رویہ انکار ہی کی تائید کرتا تھا کیونکہ انھوں نے اپنی عملی زندگی سے اللہ کی کتاب کو خارج کر دیا تھا۔

زبان سے اقرار اور عمل سے انکار

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ - اور ہم نے لکھا (فرض کیا) ان پر

فِيْهَآ - اس میں

اَنَّ النَّفْسَ - کہ جان (کا بدلہ ہے)

بِالنَّفْسِ - جان سے

وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ - اور آنکھ (کا بدلہ ہے) آنکھ سے

وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ - اور ناک (کا بدلہ ہے) ناک ہے

وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ - اور کان (کا بدلہ ہے) کان سے

وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ - اور دانت (کا بدلہ ہے) دانت سے

وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

وَالْجُرُوْحَ - اور زخموں) (کا بھی)

قِصَاصٌ - بدلہ ہے

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ - تو جس نے خیرات کی (بخش دیا)

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ - تو یہ کفارہ ہے (گناہوں کا) اس کے لیے

وَمَنْ - اور جو بھی

لَّمْ يَحْكُمْ - فیصلہ نہیں کرتے

بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ - اس سے جو اللہ نے نازل کیا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ - تو وہ لوگ ہی ظلم کرنے والے ہیں

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ
وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ
كَفَّارَةٌ لَهُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٥﴾

توراۃ میں ہم نے یہودیوں پر یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور تمام زخموں کے لیے برابر کا بدلہ پھر جو قصاص کا صدقہ کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں

We ordained therein for them: "Life for life, eye for eye, nose or nose, ear for ear, tooth for tooth, and wounds equal for equal." But if any one remits the retaliation by way of charity, it is an act of atonement for himself. And if any fail to judge by (the light of) what Allah hath revealed, they are (No better than) wrong-doers.

محمد اقبال

وَكَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِيۡهَآ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ ۙ وَالۡعَيۡنَ بِالۡعَيۡنِ وَالۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ وَالۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ

نفاذ شریعت میں سب سے مشکل مرحلہ سزاؤں کا نفاذ

- یہود کی کج رویوں کی پوری داستان میں بڑی نمایاں بات کتاب اللہ کے احکام کے نفاذ میں ناکامی اور اس کا ایک بڑا سبب حدود اللہ کے نفاذ میں ان کی بدنیتی
- اللہ نے ان پر دیت اور قصاص کے احکام پوری طرح واضح کر دیئے تھے لیکن انہوں نے کا استعمال کیا بھی تو من مانا (Selectively or by pick & choose)
- اللہ نے یہود کو یہ قانون دیتے ہوئے اس بات کی تاکید کی تھی کہ جو لوگ بھی اللہ کے اس نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے نہیں کریں گے، یہی لوگ تو ظالم ہیں
- قرآن کریم میں اللہ کی اس حق تلفی کو شرک کا نام دیا گیا ہے
- سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آذری

وَقَفَّيۡنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىةِ ۖ

وَقَفَّيۡنَا - اور ہم نے پیچھے بھیجا (ق ف أ)

قَفَا يَقْفُوْ ، قَفْوًا کسی چیز کے پیچھے چلنا، پیروی کرنا

قفأ: گردن اور سر کا پچھلا حصہ (گُدی)

اردو میں: قافیہ، قافیہ تنگ کرنا، قوّافی (قافیہ کی جمع) مقفّٰی (قافیہ والی)

عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ - ان کے نقشِ قدم پر

بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ - عیسٰی ابنِ مریم کو

مُصَدِّقًا - تصدیق کرنے والا ہوتے ہوئے

لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ - اس کی جو ان کے سامنے ہے

مِنَ التَّوۡرٰىةِ - تورات میں سے

وَ اٰتَیۡنٰهُ الۡاِنۡجِیۡلَ فِیۡهِ هُدًی وَّ نُوۡرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَ هُدًی وَّ مَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ

وَ اٰتَیۡنٰهُ الۡاِنۡجِیۡلَ - اور ہم نے دی ان کو انجیل

فِیۡهِ هُدًی وَّ نُوۡرٌ - اس میں ہدایت اور نور ہے

وَّ مُصَدِّقًا - اور تصدیق کرنے والی ہوتے ہوئے

لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ - اس کی جو اس کے سامنے

مِنَ التَّوۡرٰىةِ - تورات میں سے

وَ هُدًی - اور ہدایت ہوتے ہوئے

وَّ مَوۡعِظَةً - اور نصیحت ہوتے ہوئے

لِّلۡمُتَّقِیۡنَ - اللہ سے ڈرنے والوں

وَ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ص
وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ
هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۭ﴿۴۶﴾

پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو بھیجا تورات میں سے جو کچھ
اس کے سامنے موجود تھا وہ اس کی تصدیق کرنے والا تھا اور ہم نے اس کو انجیل
عطا کی جس میں رہنمائی اور روشنی تھی اور وہ بھی تورات میں سے جو کچھ اُس وقت
موجود تھا اُس کی تصدیق کرنے والی تھی اور خداترس لوگوں کے لیے سراسر
ہدایت اور نصیحت تھی

And in their footsteps We sent Jesus the son of Mary, confirming the Law that had come before him: We sent him the Gospel: therein was guidance and light, and confirmation of the Law that had come before him: a guidance and an admonition to those who fear Allah.

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠

انبیاء کی باہمی مماثلت ایک علامتِ شناخت

- انبیاء کے نقش قدم پر جن کا ذکر اوپر گزرا، اللہ نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو بعینہٖ اسی مقصد کے ساتھ آئے جس مقصد کے لیے ان کے پیشرو انبیاء آئے تھے
- علی اثارھم کے لفظ سے انبیاء کی دعوت، ان کے مقصد، ان کے مزاج و کردار اور طریق کار کی یکسانی اور ان کی باہمی مشابہت کا اظہار ہو رہا ہے۔
- تورات کی طرح انجیل بھی کتابِ ہدایت اور نور
- اہل انجیل کو وہی پیغام اور وہی حکم دیا جا رہا ہے ، جو اہلِ تورات کو دیا گیا تھا کہ ان پر واجب ہے کہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے کریں اور اس انجیل کو حاکمانہ حیثیت دے کر زندگی کے تمام مسائل میں اور زندگی کی ہر سطح پر، اس طرح اس کی راہنمائی قبول کریں کہ وہی ان کے لیے سب سے بڑا علم بھی ہو اور وہی اجتماعی معاملات میں قانون کی حیثیت بھی رکھتی ہو

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤٧﴾

وَلْيَحْكُمْ - اور چاہیے کہ فیصلہ کریں

أَهْلُ الْإِنجِيلِ - انجیل والے

بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ - اس سے جو اللہ نے نازل کیا

فِيهِ - اس میں

وَمَن لَّمْ يَحْكُم - اور جو فیصلہ نہیں کرتے

بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ - س اس سے جو اللہ نے نازل کیا

فَأُولَٰئِكَ - تو وہ لوگ

هُمُ الْفَاسِقُونَ - ہی فاسق ہیں

وَلۡيَحۡكُمۡ اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ
اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۷﴾

ہمارا حکم تھا کہ اہل انجیل اس قانون کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے
اس میں نازل کیا ہے اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے
مطابق فیصلہ نہ کریں وہی فاسق ہیں

Let the people of the Gospel judge by what Allah hath revealed therein. If any do fail to judge by (the light of) what Allah hath revealed, they are (no better than) those who rebel.

وَلۡيَحۡكُمۡ اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ‌ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝۴۷

انجیل کا مقصدِ نزول بھی وہی

- انجیل دیتے وقت اہل انجیل کو ہدایت کہ وہ اپنے معاملات کے فیصلے کتاب اللہ کے مطابق کریں گے اور اگر انھوں نے اس کتاب کے مطابق اور تورات کی شریعت کے مطابق اپنے فیصلے نہ کیے اور زندگی میں اس کی آئینی حیثیت اور اس کی بہ ہمہ وجوہ راہنمائی کو قبول نہ کیا تو پھر یہی لوگ تو فاسق ہیں
- فاسق کا لفظ یہاں فقہی مفہوم میں نہیں ہے بلکہ خدا سے غداری، عہد شکنی اور سرکشی کے مفہوم میں ہے
- جو لوگ جانتے بوجھتے اور آزادی و اختیار رکھتے ہوئے اللہ کے احکام و قوانین کے خلاف فیصلے کرتے اور کراتے ہیں وہ کافر، ظالم اور فاسق ٹھہریں گے